السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک مردنے اپنی عورت کوچاربرسوں کے قریب سے چھوڑدیا ہے اوراس کوماں کہا ہے ۔ اس کے پاس آتا ہے نہ اس کوکچھ خرچ بھیجتا ہے ۔ اورنہ اس کی خبرلیتا ہے ۔تین برسوں سے زیادہ عرصہ ہوتا ہے کہ سفرمیں وہ بہت دورجابیٹھا ہے اوراس کوخط بھی بھیجا گیا عورت کی طرف والوں کاکہ تم طلاق دے دویااس سے میل کرواورزمانے کے موافق اس کی خبرلو،مگراس نے اس کاکچھ جواب نہیں بھیجا،اس نے پھرایک خطرجسٹری کرکے اس کے پاس بھیجا،اس کی رسید سرکاری ضابطہ سے ملی،مگراس نے کچھ جواب اپنے گھرنہیں بھیجا،پھراس صورت میں اس عورت کے واسطے اس مردکےپنجے سے رہائی اورکسی دوسرے سے نکاح کرلینےکی کوئی صورت شرع میں ہے یانہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

!وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد

اس صورت میں اس عورت کے واسطے اس مردکےپنجے سے رہائی اورکسی مردسے نکاح کرلینےکی صورت یہ ہے کہ عورت حاکم شرع کے روبرواس بات کی درخواست کرے کہ میراشوہراس مدت سے مجھے اپنی ماں کہہ کرغائب ہے ۔ میرےلیے کچھ خرچ چھوڑگیا ہے ،نہ خرچ بھیجتا ہے نہ میرے کسی خط کاجواب دیتا ہے ۔ اب میرے گزران کی کوئی صورت اس مردکے نکاح میں رہ کرنہیں ہے ،لہذادرخواست کرتی ہوں کہ میرانکاح اس مردسے فسخ کردیاجائے کہ عدت کازمانہ کاٹ کرکسی دوسرے سے اپنانکاح کرلوں ۔

حاکم مذکوراس عورت سے اس بات کے گواہان لے کرکہ اس کاشوہرفی الواقع اتنی مدت سے غائب ہے نہ خرچ چھوڑگیا ہے اورنہ خرچ بھیجتا ہے ،نکاح مذکورکوفسخ کرکے حکم دے کہ بعدانقضائے عدت کے دوسرے سے اپنا نکاح کرلے ۔شامی (2/712چھاپہ مصر) میں فتاویٰ "قاری الھدایۃ" سے منقول ہے :

"حیث سأل عمن غاب زوجہاولم یترک لہانفقة. فأجاب : إذاأقامت بینة علی ذلک وطلبت فسخ النکاح من قاض یراہ ففسخ نفذوہوقضاء علی الغائب، وفی نفاذالقضاء علی الغائب روایتان عندنا'فعلی القول بنفاذہ یسوغ للحنفی ان یزوجہامن الغیر بعد العدة واذاحضرالزوج الاول وبرہن علی خلاف ماادعت من ترکہابلانفقة لاتقبل بینتہ لان البینة الاولیٰ ترجحت بالقضاء فلا تبطل بالثانیة"

جب ان سے عورت کے بارے میں سوال کیا گیاجس کاشوہرغائب ہوجائے اورعورت کےلیے خرچ نہ چھوڑجائے تو انھوں نے جواب دیاجب عورت اس پردلائل پش کرکے ثابت کردے اورفسخ نکاح کامطالبہ کرے تو) میرے خیال میں قاضی اگرفسخ کردے تویہ فیصلہ نافذہوگایہ قضاعلی الغائب کی قبیل سے ہے اورقضاعلی الغیب کے نفاذمیں ہمارے نزدیک دوروایتیں ہیں اس کے نفاذکی روایت کے مطابق حنفی کوجائزہے کہ عدت کے بعد اس عورت کانکاح کسی اورسے کردے ۔ اگراس کے بعداس کاخاوندآجائے اورکہے کہ اس کے پاس خرچ موجودتھااوردلائل سے ثابت بھی کردے توبھی اس کی دلیل قبول نہ کی جائے گی کیوں کہ پہلی دلیل فیصلہ کی وجہ سے راجح ہوچکی ہے وہ دوسری سے باطل نہ ہوگی)

ہدایہ (2/585چھاپہ مصطفائی) میں ہے:

"{قال علیہ السلام : { لاضرر ولاضرار فی الإسلام"

(آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (پہلے پہل) کسی کونقصان پہنچانااورتکلیف دیناجائزہے اورنہ بدلے کے طورپرنقصان پہنچانااورتکلیف دینا)

نصب الرایۃلاحدیث الھدایہ (2/383) میں ہے ۔"

"روی من حدیث عبادة بن الصامت وابن عباس وأبی سعید الخدري وأبی ہریرة وأبی لبابة وثعلبة بن مالک وجابر بن عبد اللہ وعائشة"

میں کہتاہوں کہ اسے عبادہ بن صامت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابوسعیدخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابولبابہ ثعلبہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ جابربن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اورعائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیاگیا ہے)اورکتاب "ظفرالاضی بمایجب فی القضاء علی القاضی (ص 127) میں ہے ۔

"قدأمراللہ سبحانہ باحسان عشرة الزوجات، فقال : وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ [النساء 19] ونہی عن إمساکہن ضرارًا، فقال : وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا [البقرة 231]، وأمر بالإمساک بالمعروف والتسریح باحسان فقال : فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ [البقرة 229]، ونہی عن مضارتہن، فقال : وَلَا تُضَارُّوهُنَّ [الطلاق 6]. فالغائب إن حصل مع زوجتہ التضرر بغیبتہ جازلہاأن ترفع أمرہاإلی حکام الشریعة، وعلیہم أن یخلصوہامن ہذاالضرارالقالع، ہذاعلی تقدیرأن الغائب ترک لہامایقوم بنفقتہاوإنہالم تتضرر من ہذہ الحیثیة بل من حیثیة کونہالامزدوجہ ولاأیمة، أماإذاکانت متضررة بعدم وجودماتستنفقہ مماترکہ الغائب، فالفسخ لذلک علی انفرادہ جائزولوکان حاضرًا، فضلاً عن أن یکون غائبًا، وہذہ الآیات التی ذکرناہاوغیرہاندل علی ذلک"

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے بیویوں کے ساتھ احسان سے رہنے کا حکم دیا ہے چنانچہ اس کا فرمان ہے ''ان کے ساتھ اچھے طریقے سے رہو'' اور انھیں تکلیف دینے کے لیے روکنے سے منع کیا ان کو اچھے طریقے سے رکھ لینے اور نیکی کے ساتھ) چھوڑ دینے کا حکم دیا چنانچہ اس نے فرمایا: ''اچھے طریقے سے رکھ لینا ہے یا نیکی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔'' نیز ان کو تکلیف دینے سے منع کرتے ہوئے فرمایا: ''اور انھیں تکلیف نہ دو۔'' اب جو شخص غائب ہے اور اس کے غیب رہنے کی وجہ سے اس کی بیوی کو تکلیف پہنچتی ہو تو اس کے لیے جائز ہے کہ وہ حکام شریعت کے سامنے اپنا معاملہ پش کرے اور ان حکام کے لیے جائز ہے کہ وہ اس مسلسل ضرر سے اس کو گلوخلاصی کرائیں۔

یہ اس صورت میں ہے جب غائب خاوند نے بیوی کے لیے وہ کچھ چھوڑا ہو جو اس کے نفقطے کے قائم مقام بن سکے اب اس کو اس اعتبار سے تو تکلیف نہیں ہے بلکہ اس حیثیت سے ہے کہ وہ شادی شدہ تصور ہوتی ہے نہ بے نکاحی لیکن جب عورت کو اس اعتبار سے ضرر پہنچے کہ غائب خاوند نے کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑی جسے وہ بطور نفقہ استعمال کرسکے تو خالی اس وجہ سے عورت کے لیے نکاح فسخ کروانا جائز ہے درآنحالیکہ اس کا خاوند حاضر ہو تو اس کے غائب ہونے کی صورت میں کیوں جائز نہیں ہوگا؟ مذکورہ بالا آیات اس پر دلالت کرتی ہیں) نیز اسی صفحہ میں ہے۔

"إذا لم يترك لها ما يحتاج إليه فالمسارعة إلى تخليصها وفك أسرها ورفع الضرار عنها واجبة"

(جب شوہر نے اپنی بیوی کے لیے کچھ نہ چھوڑا ہو جس کی وہ محتاج ہے تو اس کی بیوی کی گلوخلاصی کرانے کے لیے جلدی کرنا اور اس کو آزاد کرا کر اس کی تکلیف کو دور کرنا واجب ہے)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الطلاق والخلع، صفحہ: 569

محدث فتویٰ